[redacted]

ایک عالم ہے، ثنا خواں ہے آپؐ کا

ستار طاہر

سروليم ميور(LIFE OF MOHAMMAD(Pub 1861...... یہ دیکھنے اور ثابت کرنے کے لیے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے استقلال میں لغزش پیدا ہوئی، اگر ہم تاریخ کی ورق گردانی کریں گے تو یہ ایک بے کار عمل ہوگا، کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ برس جو جدوجہد حوصلہ شکنی، دھمکیوں، خطروں، استرداد اور سزاؤں کے مقابلے میں جاری رکھی، اس کی کوئی مثال تاریخ پیش نہیں کرسکتی۔ ناقابل یقین اذیتوں اور تکلیفوں کے باوجود محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عقیدے کا پرچم بلند رکھا اور ایک بار بھی ہم نہیں دیکھتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے نہ ماننے والوں کے لیے بھی خدا کے عذاب کی دعا کی ہو۔

تعداد میں کم، لیکن وفاداری میں بے مثل افراد کی معیت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم بڑے تحمل، بردباری اور بے مثل قوت برداشت سے دشمنوں اور کافروں کی ہر طرح کی اذیتوں اور اہانتوں کا مقابلہ کر کے اچھے دنوں اور محفوظ مستقبل کا انتظار کرتے رہے۔ جب مدینے سے تحفظ کی یقین دہانی ہوگئی تو بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم خود پہلے جانے میں عجلت نہیں برتی، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب کو بھجوا کر آخر میں مدینے روانہ ہوئے۔ یہ ان کے عظیم، غیر متزلزل ایمان کی فتح تھی کہ سات برس کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکے واپس آئے تو فاتح تھے۔

آر لینڈ اؤ(ISLAM AND ARABS(1958: محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خدا کا تصور مسلمانوں اور بنی نوع انسان کو دیا...... وہ کیا ہے؟

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ روزمرہ کی سماجی زندگی اور اعمال سے ما [illegible] پر خدا کی بالادستی ہے۔ سماجی میل جول ہو، خاندانی تعلقات ہوں، روزمرہ کے کام ہوں، سیاسی اعمال ہوں، یا صحت کے مسائل سب حکم خداوندی میں آتے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو پوری انسانیت کی فلاح کو اولیت دیتا ہے اور فرد ملت کا ایک حصہ ہوتا ہے...... اور خدا رب العالمین ہے۔

اے جی لیونارڈ(Mohamdainsm in Religious Systems of th World(Pub.1908: ''محمد صلی اللہ

علیہ وسلم نے دنیا کو بتایا کہ خدا کوئی ذاتی وجود نہیں رکھتا، بلکہ اللہ ہے اور پوری کائنات اور بنی نوع انسان کا خالق ہے۔ یہ نظریہ اور عقیدہ، ایک ایسا انقلاب تھا، جس سے دنیا پہلی بار آشنا ہوئی اور ہمیشہ ہمیشہ خدائے واحد اور خالق دو جہاں کی عبادت کرتی رہے گی۔''

بی اسمتھ ......MOHAMMADANDMOHAMMADINSM(Pub.1874)

عظیم یونانی المیہ نگار یورپیڈیز نے کہا تھا: ''مجھے اتنا بتادو کہ لوگ کیسے خدا کو مانتے ہیں، میں تمہیں ان کی پوری تاریخ بتادوں گا۔''

اسلام میں خدا کا تصور کیا ہے؟ اسے سمجھنا ہو تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ وحدانیت کو دیکھیے اور یوں مسلمانوں کی پوری تاریخ آپ کے سامنے آجائے گی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ عبادت کرو تو اللہ کی، خوشنودی چاہو تو اللہ کی اور ہمیشہ اپنے اللہ کو یاد کرو...... ہمیشہ، مسجد میں، گھر میں، بازار میں، سمندر میں صحرا میں...... شور و غوغا میں، سکوت میں، ظاہر میں اور باطن میں...... ہر وقت، ہر جگہ، اپنے رب کی تمجید کرنے کا درس محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیروکاروں کو دیا۔

گبن RISE,DECLINE AND THE FALL OF THE ROMAN EMPIRE: ساتویں صدی کے عیسائیوں کو دیکھیے، تو وہ کفر کی رسوم اپنا چکے تھے۔ وحدت تثلیث میں تبدیل ہو چکی تھی۔ عیسائیوں نے کمال کر دکھایا کہ اپنی اپنی جگہ تین مقدس وجود تخلیق کر دیے —— یسوع جو انسان تھا، اسے خدا کے بیٹے کا روپ بخش دیا۔ عیسائی مذہب کے مختلف فرقوں نے اس عقیدے کو اپنے اپنے انداز میں اپنایا اور ہر کوئی یہ دعویٰ کرنے لگا کہ سچا اور صحیح عقیدہ اس کے فرقے کا ہے۔ یوں عیسائیوں کے یہاں خدا کا تصور دھندلاتا گیا اور مبہم ہوتا گیا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کا جو تصور اور عقیدہ دیا، اس میں کسی طرح کا ابہام نہیں۔ یہ روشن اور منور ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والا قرآن پاک —— اللہ کی وحدانیت کا شاندار ثبوت بن گیا۔

مکہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بتوں، انسانوں، ستاروں، سیاروں کی پرستش کو ٹھکرا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقلیت پر مبنی اصول سامنے رکھا کہ جو طلوع ہوتا ہے، وہ غروب بھی ہوتا ہے اور جو زندہ ہوتا ہے، وہ ایک دن مرتا بھی ہے اور جو گمراہی پھیلاتا ہے وہ ایک دن تباہ ہوگا۔ جس سادگی اور عقلی انداز فکر سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی وحدانیت کا عقیدہ اور ثبوت پیش کیا ہے، پوری دنیا میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ عرب کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ خدا وہ ہے، جو لوگوں کے دلوں میں چھپے بھید بھی جانتا ہے۔ ماضی، حال اور مستقبل کا علم صرف اللہ کو ہے۔ دنیا کے بڑے بڑے دانشور بھی مل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش کردہ عقیدۂ وحدانیت کی اکملیت پر حروف نہیں رکھ سکتے۔ ایک ملحد بھی جب اس عقیدے پر غور کرے گا تو اس کے وزن اور صداقت کو محسوس کیے بغیر نہ رہ سکے گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز

بیان کی مثال نہیں ملتی۔

ایف شوان UNDERSTANDING ISLAM: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا عادل اور مصنف بھی ہے اور رحمان بھی ہے۔ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے لیے رحمان اور رحیم کے الفاظ استعمال کرتے تھے تو رحمان کا مفہوم یہ بنتا تھا کہ ایک ایسا آسمان ہے، جو نور سے بھرا ہوا ہے اور رحیم کا مفہوم یہ نکلتا ہے کہ، جیسے کہ ایک حدت بخش روشنی کی کرن آسمان سے آ رہی ہے اور انسان کو زندگی بخش رہی ہے۔

آر سی بوڈے THE MESSENGER(1954): ''وہ زمانہ جس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی تبلیغ کی، یوں لگتا ہے، جیسے ہر شخص دیوانہ ہو اور دیوانوں کی اس دنیا میں صرف ایک ہی حکیم فرزانہ ہو — محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔''

ای ڈرمنگم THE LIFE OF THE MOHAMMAD: محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس اعتبار سے دنیا کے واحد پیغمبر ہیں، جن کی زندگی ایک کھلی کتاب کی طرح ہے۔ ان کی زندگی کا کوئی گوشہ چھپا ہوا نہیں، بلکہ منور اور روشن ہے۔ عقل سلیم سے عاری انسان ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی بھی ذہنی بیماری کا الزام عائد کرتے ہیں، یہاں موازنہ نہیں، بلکہ واقعہ اور حقیقت کا اظہار مقصود ہے کہ عہد نامہ قدیم کے پیغمبر کتنے جلالی —— اور مغلوب الغضب تھے اور تو اور عہد نامہ جدید میں مسیح جیسے حلیم اور نرم دل کو بھی ہم غصے اور طیش سے مغلوب ہوتے دیکھتے ہیں اور ایسی زبان بولتے اور سنتے ہیں جو شائستہ قرار نہیں دی جا سکتی۔ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑے سے بڑا معترض کوئی ایسا واقعہ بتا سکتا ہے —— جس محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر شائستہ زبان استعمال کی ہو، کوئی معترض اور نقاد بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا، ایسا ایک واقعہ بیان نہیں کر سکتا، جب کسی مرض یا تکلیف کی وجہ سے آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی میدان جنگ، یا زمانۂ امن میں کسی بیماری کے دورے کے زیر اثر آئے ہوں۔ کوئی ایسا واقعہ ان کی زندگی میں ایسا نہیں، جس سے ان کی جسمانی یا ذہنی صلاحیت کے علیل ہونے کا سراغ ملتا ہو۔ ان کی جسمانی اور ذہنی صحت قابلِ رشک تھی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں چالیس فوجی مہمیں روانہ کیں، جن میں سے ایک اندازے کے مطابق تیس جنگوں میں خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ لیا۔ ہر جنگ میں جس فراست، جس شجاعت اور جنگی حکمت عملی اور مہمات کا ثبوت آپ نے فراہم کیا، وہ کسی ایسے شخص کے لیے ممکن ہو سکتا ہے، جو کسی بھی نوع کی ذہنی بیماری میں مبتلا ہو؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صحت مند اور توانا شخصیت کو بیمار کہنے والے دراصل خود ذہنی بیماری میں مبتلا ہیں۔ آنکھیں رکھنے والے ایسے لوگ ہیں، جو سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی کچھ نہیں دیکھتے..... جان بوجھ کر اندھے بن جاتے ہیں۔

والٹیئر PHYLISOPHICAL DICTIONARY: اس سے بڑا انسان —— انسانیت نواز —— دنیا کبھی پیدا نہ کر سکے گی۔''

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا: ''تاریخی ذرائع اور ماخذوں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری بیس برسوں کے بارے میں

جو معلومات جدید محققوں اور عالموں نے فراہم کی ہیں، ان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت بہت واضح ہوکر سامنے آجاتی ہے۔ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا سب سے نمایاں پہلو، جو ایک حیران کن متاثر کرنے والا تضاد ہے..... یہ ہے کہ عظیم فتوحات کے باوجود..... محمد کی انسانیت اور انسانیت نوازی میں کمی نہیں، بلکہ اضافہ ہوتا چلا گیا.....

لین پول STUDIES IN MOSQUE: حقائق سخت ہوتے ہیں اور یہ ایک حقیقت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن اپنے دشمنوں پر فتح پائی اور جو ان کے عظیم تر فتح تھی، وہی دن دراصل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور انسانیت کی عظیم ترین فتح کا دن تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے کے لوگوں کو عام معافی دے دی۔ یہ وہی لوگ تھے، جن کے ناقابل بیان مظالم اور اذیتوں کا آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم برسوں نشانہ بنے رہے تھے۔

انسانی تاریخ میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی، جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم فاتح کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہوئے، دنیا کا کوئی فاتح اس طرح سے اپنے مفتوحہ شہر میں داخل نہیں ہوا۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یہودیوں پر ظلم کرنے کا سنگین الزام لگایا جاتا ہے۔ الزام لگانے والے ان حالات، واقعات اور اسباب کو بھول جاتے ہیں، جن کی وجہ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کو سزا دینے پر مجبور ہوئے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم سراپا رحمت اور انسانیت تھے۔ جنگی قیدیوں کے ساتھ ان کا رویہ دیکھیے۔ کیا اپنے دشمنوں کے ساتھ کوئی ایسا سلوک کرسکتا ہے؟ اپنے عوام اور ساتھیوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نرمی، بچوں کے لیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت..... مکہ میں ان کا فاتحانہ داخلہ..... اور ان گنت ایسے واقعات ہیں، جو یہ گواہی دیتے ہیں کہ ظلم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت میں سرے سے موجود نہیں تھا۔

مارگولیوتھ MOHAMMAD AND THE RISE OF ISLAM: احکام خداوندی اور وحی کی ہدایات کے مطابق محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر اپنے دشمنوں کو سزائیں دیں، تو یہ پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ناگزیر تھا اور جہاں تک رحم اور ہمدردی کا تعلق ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل تھے۔ وہ جو آپ کو خون کا پیاسا کہتے ہیں، ان سے بڑا کذاب کوئی اور نہیں ہوسکتا۔

سر ھملٹن گب MOHAMMAD ANISM: عام زندگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت شرمیلے اور حیادار تھے اور لطیف حس مزاج اور انسانیت و ہمدردی کا ایک پھیلا ہوا سمندر..... تھے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کمزوروں پر شفقت کرتے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک حقیقی اور بے مثال انسان تھے۔ ان کی ذات کی خوبیوں اور روشنی سے صرف ان کے صحابہ ہی مستفیض نہیں ہوئے، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید کرنے والا ہر دور میں اعلیٰ انسانی اقدار اپنا سکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جتنے بھی وفادار تھے، وہ سب عقیدت اور خلوص کا اظہار کرتے تھے، اس کی وجہ صرف اور صرف

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت تھی ___ ایک ایسی شخصیت جو روشنی کی طرح دوسروں کے اندر سرایت کر جاتی اور بدی کے تمام اندھیرے چاٹ لیتی ہے۔

آر وی سی بوڈلے THE MESSENGER(1954): بہت سے ایسے منافق اور جھوٹے مغربی مؤرخوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے الزامات عائد کیے ہیں، جو ان کے خبث باطن کا اظہار کرتے ہیں۔

اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم طامع، بے ایمان اور بہروپیے ہوتے (توبہ نعوذ باللہ) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے انسان کو خدیجہؓ کبھی اپنے تجارتی کارواں کا سربراہ مقرر نہ کرتیں، اپنے پھیلے ہوئے کاروبار کا منتظم نہ بناتیں۔ اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں بد دیانتی اور مکاری کا شائبہ تک ہوتا تو کبھی شادی نہ کرتیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سنہرے مواقع سے کبھی ذاتی فائدہ نہ اٹھایا۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت ہی میں نہیں تھا اور وفا شعاری اور انسانیت کی عظیم ترین روایت دیکھیے کہ جب تک خدیجہؓ زندہ رہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری شادی تک نہ کی۔

تھامس کارلائل THE HERO AS PROPHET: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی ایک حقیقت کی گواہی دیتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سچ کے وفادار رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنے فائدے کے لیے اسکیمیں نہیں بنائیں۔ منافقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت میں سرے سے موجود نہیں تھی۔ حرص و آرزو کی پرچھائی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ پڑی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسی کوئی کوتاہی، خامی اور کمزوری نہیں تھی، جو زندگی ہی میں انسان کی شہرت، نیک نامی کو دیمک کی طرح چاٹ جاتی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عیسیٰ کی طرح، یہ نہیں کہتے کہ کچھ بیج بنجر زمین پر گرتے ہیں اور وہ گل سڑ جاتے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات نے بنجر زمینوں کو گلزار بنا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدوجہد باثمر تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گرم جوشی اور جذبے اپنے لیے نہیں تھے۔ ایک عظیم نصب العین کی تکمیل کے لیے، جس گرم جوشی اور جذبات کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں بدرجۂ اتم پائی جاتی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدائے واحد کے پیغمبر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی اپنے عظیم مقصد کی تکمیل کے لیے وقف کر دی اور یہی ان کے لیے سب سے بڑی مسرت تھی۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے واحد انسان تھے، جو اپنی پیدائش اور سن شعور سے لے کر اپنی وفات تک ایک سے انداز میں پاکیزہ زندگی بسر کرتے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کی حقیقت کو کبھی نظر انداز نہ کیا۔ جو پیغام لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تھے، اسی پیغام کی تبلیغ اور ترویج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تھی۔ اپنی شخصیت کے وقار اور پھر اپنی قوم کے حکمراں ہونے کے باوجود ان کے ہاں جو عاجزی اور انکساری سے ملتا ہے، وہ دنیا کے کسی پیغمبر

اور حکمراں کو اس حد تک نصیب نہ ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ کارلائل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ''پیغمبر ہیرو'' منتخب کیا۔

اے جی لیونارڈ ISLAM(1909): محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک پاک اور بے لاگ زندگی بسر کرتے رہے۔ نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے اور اس کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرز حیات میں کوئی تضاد اور منافقت دکھائی نہیں دیتی۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل اور قول میں تضاد ہوتا، تو ان کے اپنے لوگ، اپنا خاندان انہیں دھتکار دیتا۔ واقعہ تو یہ ہے کہ ان کی جان کے دشمن، اسلام کو مٹانے کے لیے سازشیں کرنے والے بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور امانت کو تسلیم کرتے تھے!!

ایچ جی ویلز OUTLINES OF HISTORY(1920): سوال یہ ہے کہ ایک ایسا آدمی جو خوبیوں کا مالک نہ ہو، اس کا کوئی دوست ہو سکتا ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو لوگ زیادہ قریب سے جانتے تھے، ان ہی کا اپ ی اللہ علیہ وسلم پر اعتقاد اور ایمان سب سے زیادہ تھا۔ خدیجہؓ کو لیجیے، ابوبکرؓ کو لیجیے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کے ایمان اور اعتقاد میں کبھی کمی واقع نہیں ہوئی۔ ابوبکرؓ اپنے پیغمبر پر جیسا پختہ ایمان رکھتے تھے اظہر من الشمس ہے اور اس دور کی تاریخ کا مطالعہ کرنے والے کے لیے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ ابوبکرؓ کی صداقت اور شہادت پر ایمان لائے۔

جھوٹے آدمی کی تعلیمات میں منافقت اور جھوٹ کی آمیزش ہوگی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات یہ ہیں کہ سچ سب سے بڑی نعمت اور خوبی ہے۔ جو جھوٹا ہے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا، پھر اس سے بھی بڑی صداقت، جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو عطا کی، وہ خدا کی وحدانیت ہے۔ یہ تصور یہودیوں میں بھی موجود ہے، لیکن کس حد تک؟ اسلام سادہ اور کامل ترین مذہب ہے۔ مہربانی، فیاضی اور مساوات پر اس کی بنیاد استوار ہوتی ہیں۔ یہ دنیا کے ہر عام آدمی کی ضرورت پورا کرنے والا مذہب ہے۔

ای ڈرمنگھم TEH LIFE OF MOHAMMAD(Pub.1930): آپ صلی اللہ علیہ وسلم انسان تھے، ان سے بشری حیثیت سے غلط فیصلے ہو سکتے ہیں، لیکن انسان ہونے کی حیثیت سے بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جھوٹ نہیں بولا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا کوئی ذاتی دعویٰ نہیں تھا۔ تبلیغ کے آغاز ہی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ تھا کہ یہ خدا کا مشن ہے جس کے لیے آپ کو منتخب کیا گیا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اپنی کسی کامیابی کو اپنی ذاتی جدوجہد اور کاوش سے منسوب کرنے کی کوشش نہیں کی۔ وہ اپنی ہر کامیابی کو خدا کی عطا قرار دیتے تھے، اس لیے دنیا کا کوئی انسان بھی کسی طرح ان کے مشن کو جعلی اور دنیاوی قرار دے سکتا ہے؟ قرآن ___ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصنیف نہیں تھا۔ لوئی مسینیوں نے اپنی تحقیق کاوش کا صحیح نتیجہ اخذ کیا تھا: ''قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصنیف ہو ہی نہیں سکتا، یہ یک دم ربانی

ہے۔" "محمد صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے تھے کہ خدا کے بغیر وہ اکیلے تنہا اور کمزور ہیں۔" "محمد صلی اللہ علیہ وسلم دینیات کے ماہر نہیں ہیں، جو مقدس جوہر پر غور فکر کرتے ملتے ہوں۔" "محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو روح الٰہی سے سرشار ہیں اور خدا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حقیقت اولٰی واخروی ہے۔"

جی ایل بیری RELEGIONS OF THE WORLD: "محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور پیغمبر سامنے رکھتے ہوئے ہمیں تاریخ ساز محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور احادیث تھیں، جنہوں نے اسلام کو دنیا کی عظیم تہذیبوں میں ایک تہذیب کی حیثیت دی، جس کے بعد دنیا کی کوئی تہذیب، اسلامی تہذیب کے اثرات قبول کیے بغیر نہ رہ سکی۔ انسانی تہذیب کی تشکیل میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ گراں بہا، ناقابل فراموش اور دائمی ہے۔"

ڈبلیو ڈبلیو کیش THE EXPANSION OF ISLAM(pub.1928): عیسائیوں کو یہ تلخ حقیقت قبول کر لینی چاہیے کہ اسلامی اخلاق مسیحی اخلاقیات سے بدرجہا بہتر اور قابل عمل ہے۔ پادری کینن اسحاق ٹیلر نے اس کا تفصیلی موازنہ اور خاکہ پیش کیا ہے۔ ایسا کس طرح ممکن ہو سکا؟ صرف اس لیے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو تعلیمات اور اخلاقیات دنیا میں لے کر آئے تھے اور جنہیں دنیا پر نافذ کرنا چاہتے تھے، وہ خود ان تعلیمات اور اخلاقیات کا بے عیب پیکر تھے۔ وہ خود ان پر عمل کرتے تھے اور اپنے صحابیوں کو اس پر عمل کرنے کی اس طرح تلقین کی کہ وہ بھی اس اخلاقیات میں رنگ گئے۔

اسلام نے عورتوں کو پہلی بار انسانی حقوق دیے اور انہیں طلاق کا حق دیا۔ جسم فروشی کے لیے کڑا سزا مقرر کی۔ شراب حرام اور جوا کھیلنا گناہ قرار پائے۔ شراب، طوائفیت اور جوا...... تین ایسے بداعمال ہیں جن کا مسیحی عالموں نے جواز تلاش کیا اور مسیح کی تعلیم سے انحراف کر کے انہیں روزمرہ کی زندگی میں شامل کر دیا۔ بنیادی فرق وہی تھا کہ مسیح اپنے حواریوں اور پیروکاروں کو سو فیصد اپنی تعلیمات پر کاربند نہ کرا سکے۔ مسیح کو یہ کامیابی اپنی زندگی میں تو کیا بعد میں بھی حاصل نہ ہوئی، جب کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکاروں نے ان کی زندگی میں ان کی تعلیمات کو سو فیصد اپنا لیا۔ آج صدیاں گزر جانے کے باوجود بھی عالم اسلام کی اکثریت ان تعلیمات اور اخلاقیات پر کاربند ہے تو یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ اور پائندہ معجزہ ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی قوت جو دراصل اسلام کی قوت ہے، یہ ہے کہ اس نے انسانوں کو دین داری سے زندگی بسر کرنا سکھایا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی تاثیر تو اپنی جگہ ___ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس قدر سادہ بنا دیا کہ عام آدمی کے لیے انہیں اپنانے میں کسی قسم کی پیچیدگی پیدا نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس دوسرے مذاہب کی تعلیمات اور اعمال اتنے الجھے ہوئے اور پیچیدہ ہیں کہ عام آدمی کی ذہنی گرفت ہی میں نہیں آتے۔" "انشاء اللہ" ایک

ایسا حکم ہے، جو صدیوں سے اسلامی دنیا میں سنا جارہا ہے۔ ''اگر اللہ نے چاہا'' یعنی انسان کے ہر کام اور فعل، جدوجہد اور کوشش کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رضائے الٰہی کا پابند کر دیا۔ یوں مسلمانوں میں خدائے واحد کے تصور کے حوالے سے ایسی مساوات نے جنم لیا، جس کی نظیر دنیا کا کوئی مذہب اور فلسفہ پیش نہیں کر سکتا۔

تھامس کارلائل HERO AS PROPHET: خدا واحد ہے، صرف خدا کے پاس طاقت ہے۔ اس نے ہمیں بنایا۔ وہی ہمیں مارتا اور وہی ہمیں چلاتا ہے۔ اللہ اکبر...... اللہ عظیم ہے۔ اس کی اطاعت کرو۔ جو عمل و خون سے اجتناب کرے گا، وہ دانا ہوگا اور اللہ اس سے خوش ہوگا۔ اس کا اجر تمہیں اس دنیا اور اگلی دنیا میں ملے گا۔ خدا کی اطاعت کے سوا اور کچھ بھی نہیں جو تمہیں کرنا چاہیے''۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام پر عمل کرنے والے دنیا کے بہترین انسان بن گئے اور میں سمجھتا ہوں انہیں ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔ انسان کا اصل فریضہ کیا ہے؟...... یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر انسانوں کو کوئی نہیں بتا سکا۔ محمد کا مذہب سادہ تو ہے لیکن آسان نہیں۔ دن میں پانچ بار باقاعدگی سے نماز پڑھنا، روزے اور زکوۃ فرض ہیں...... اور شراب سے مکمل اجتناب...... محمد کے ماننے والوں نے یہ سب کچھ مان کر عمل کر کے دکھا دیا۔

عیسائیت میں عفو و درگزر کا معیار یہ ہے کہ اگر کوئی تمہارے ایک رخسار پر طمانچہ مارتا ہے تو تم جوابی کارروائی کیے بغیر اپنا دوسرا رخسار اس کے طمانچے کے لئے حاضر کر دو۔ یہ بڑا ارفع نظریہ ہی سہی لیکن انسانی فطرت کی نفی کرتا ہے۔ اسلام میں ایسی کوئی غیر فطری بات نہیں۔ یہاں بدلے کا عقیدہ ہے لیکن انسان کے تمام تقاضوں کو ملحوظ رکھنا پڑتا ہے، کم نہ زیادہ پورے انسان کو سامنے رکھ کر کہا گیا کہ معاف کر سکو تو اس سے بہتر عمل نہیں ہے......

محمد صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے پیغمبروں کی طرح خیرات کو انسانی عجز کا اظہار نہیں سمجھتے بلکہ وہ خیرات کرنا انسانی ضرورت قرار دیتے ہیں۔ دونوں رویوں میں جو فرق ہے اسے بخوبی سمجھا جا سکتا ہے۔ یہ انسان کی ضرورت ہے کہ وہ دوسرے کی ضرورت پوری کرے تا کہ اپنی عاقبت سنوار سکے۔

آر ڈبلیو سٹو بارٹ Islam and its founder: ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوہ ہر جگہ دیکھا جا سکتا ہے۔ دن میں پانچ بار، دہلی، حجاز، ایران، کابل اور مصر و شام میں...... جب دنیا کے ہر خطے میں مسلمانوں کو نماز پڑھتے دیکھیں تو تسلیم کر لیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین سچا ہے، زندہ ہے اور زندہ رہے گا''......

گبن Fall and the decline of roman empire: ''محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غالباً دنیا کے واحد قانون ساز ہیں جنہوں نے خیرات کی صحیح مقدار کا تعین کیا''۔

ایل وی واگلیئری Islam our choice: ''اگر کوئی مذہب انسان کی فطانت، ذہانت اور جمالیات میں اضافہ نہیں کرتا تو ایسا مذہب زندہ نہیں رہتا۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا کے لئے ایک ایسا دین لے کر آئے، جو انسان کے ذہن کو ترقی دیتا

ہے۔اس کی جمالیات کی حس بیدار، تیز تر اور مکمل کرتا ہے۔ ذہنی ارتقا کی تکمیل کرتا ہے کیونکہ اسلام سے زیادہ روشن خیال مذہب دنیا میں کوئی اور نہیں۔

شواگ Understanding Islam: ''اسلام توازن کا مذہب ہے...... محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت وحیات توازن کا بہترین نمونہ تھی''۔

ای پائرنی Mohamet and Charle Magne(1968): ''انسانی دنیا میں ایک خلا تھا۔وسیع وبسیط خلا،انسان انسان سے بچھڑا ہوا اور فاصلے پر کھڑا تھا۔عرب کے صحراؤں میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انسانی یگانگت اور عالمی برادری کا جو پیغام دیا،اس نے اس خلا کو پر کردیا۔انسان انسان کے قریب آگیا۔آج ہم عالمی برادری کی جو اصطلاح استعمال کرتے ہیں،اس کا تصور پیغمبر عربی کی عطا ہے''۔

ارج برنارڈ شا: ''میری خواہش ہے کہ اس صدی کے آخر تک برطانوی ایمپائر کو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات مجموعی طور پر اپنا لینی چاہییں۔انسانی زندگی کے حوالے سے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے افکار ونظریات سے احتراز ممکن نہیں''۔

جی ایم ڈریکاٹ Mohamet (1916): انسانی تاریخ میں کسی قوم کا نامۂ اعمال اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے اتنا سیاہ نہیں جتنا کہ یہودیوں کا ہے۔مغربی مورخ اور عالم،محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہودیوں پر مظالم کا پروپیگنڈہ کرتے نہیں تھکتے حالانکہ اس پروپیگنڈے میں صداقت نہیں۔یہودیوں نے اپنی فطرت کے عین مطابق محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف پہلے تو افواہوں کا بازار گرم کیا۔اس کے بعد مہاجر وانصار میں تفرقے اور عناد کا بیج بونے کی کوشش کی۔محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف سارے معاہدوں کو بالائے طاق رکھ کر مکے کے دشمنان اسلام کے ساتھ سازشیں کرنے لگے۔ہم دیکھتے ہیں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طرح دیتے اور نظرانداز کرتے چلے گئے۔جب یہودیوں نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان اور ان کے دین کو ختم کرنے کی سازشیں جاری رکھیں تو پھر جوابی کارروائی کا حق محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی نہیں چھین سکتا تھا۔

عاقبت نااندیش اور جانبدار مورخ...... یہودیوں کی اجتماعی نفسیات کو دانستہ نظرانداز کردیتے ہیں۔کون سا ملک ہے جہاں انہوں نے اپنے وقت کے حکمرانوں کے خلاف سازش اور عناد کا بیج نہیں بویا؟ کون سی سرزمین ہے جہاں سے یہ نکالے نہیں گئے؟ یورپ کے حکمرانوں نے ان کے ساتھ جو سلوک کیا اس کا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سلوک کے ساتھ موازنہ کریں تو محمد سراپا عفو وتحمل دکھائی دیتے ہیں۔

اپنی تاریخ کے بدترین دور میں اگر یہودیوں کو کہیں جائے امان ملی تو مسلمانوں کی عظیم الشان حکومتوں میں۔اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی قوم کے بارے میں منتقم المزاج ہوتے تو پھر دنیا کی کوئی مسلمان حکومت یہودیوں کو پناہ نہ دیتی،لیکن تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود یہودیوں نے اپنے کالے کرتوتوں سے مجبور کیا کہ ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔اس کے باوجود محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوری انسانیت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے ترکے اور ورثے میں

یہودیوں کیلئے انتقام کی ہدایت نہیں چھوڑی۔ یہی وجہ ہے کہ جب دنیا ان یہودیوں پر تنگ کردی گئی تو مسلمانوں کی شفقت، فیاضی اور انسانی دوستی نے انہیں پناہ دی۔

ڈی ایس مارگولیتھ Mohamet and the Rise of Islam: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت اور انسانیت بے کنار تھی۔ انسان تو اشرف المخلوقات ٹھہرا، نچلی سطح کی مخلوقات بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہمدردی، انسانیت اور توجہ کا مرکز بنی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے ناراض ہوئے جو اپنے اونٹوں پر سختی کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دل میں کائنات کی مخلوق کے لئے بے پایاں شفقت تھی۔ جب کوئی چیونٹی کے سوراخ کے قریب آگ جلاتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حکم دیتے کہ آگ فوراً بجھادی جائے۔ کفر و اصنام پرستی کے زمانے کے تمام توہمات ختم کردیئے۔ اس توہم پرستی کے نتیجے میں دور جاہلیت میں جانوروں اور پرندوں کے بارے میں طرح طرح کے من گھڑت، بے ہودہ تصورات رائج تھے۔ کسی مرنے والے آدمی کے اونٹ کو اس کی قبر کے ساتھ باندھ کر یہ سمجھ لیا جاتا تھا کہ اب اونٹ باندھنے والے کو کبھی بھوک اور پیاس کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ چشم بد سے محفوظ رکھنے کے لئے ریوڑ کے ایک حصے کی آنکھیں اندھی کردی جاتی تھیں۔ بیل کی دم کے ساتھ مشعل باندھ کر اسے کھلا چھوڑ دیا جاتا کہ اس طرح بارش ہونے لگی گی۔

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانوروں اور پرندوں کے ساتھ شفقت اور مہربانی سے پیش آنے کی تلقین کی۔ گھوڑوں کے منہ پر ضرب لگانے کی ممانعت فرمائی۔ گدھوں کو داغنے اور منہ پر ضرب لگانے سے منع کردیا گیا حتیٰ کہ مرغوں اور اونٹوں کا نام لے کر جو قسمیں کھائی جاتی تھیں انہیں بند کرادیا گیا۔

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو تلقین کی کہ اپنے دشمنوں سے بھی برا سلوک نہ کریں۔ جنگی قیدیوں کی ضرورتوں کا پورا خیال رکھیں۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات کی یہی خوبیاں تھیں جنہوں نے دشمنوں کو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف کرنے پر مجبور کردیا۔

بی اسمتھ Mohammad and Mohammadnism (1874): کسی مذہب کے داعی نے حیوانات کی زندگی کو اتنی اہمیت نہیں دی جتنی دین اسلام کے بانی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دی۔ جانوروں اور پرندوں کی دیکھ بھال پر جتنا زور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیا اس کے اثرات آج کی دنیا میں عیاں ہیں، ورنہ عیسائی دنیا میں جانوروں اور پرندوں کو بہت حقیر، بے مایہ اور کمتر سمجھا جاتا تھا۔ اسلامی تعلیمات اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت جب یورپ تک پہنچی تو یورپ نے جن اچھی باتوں کو اپنایا ان میں جانوروں اور پرندوں کے ساتھ محبت اور ہمدردی بھی شامل تھی۔

ڈی ایس مارگولیتھ Mohamet and the Rise of Islam: ''بی بی خدیجہ کی وفات کے بعد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو متعدد شادیاں کیں، مغربی مصنفوں نے اس کی بڑی سستی توجیہات کی ہیں اور وہ الزام تراشی پر اتر آئے ہیں۔ ان مغربی مورخین نے جان بوجھ کر حقائق نظر انداز کئے ہیں۔ ان میں سے کئی شادیاں سیاسی ضرورت کے تحت ہوئیں۔ ان میں

بہت سی بیبیاں معمر تھیں اور شکست خوردہ سیاسی حریفوں کے خانوادوں سے تعلق رکھتی تھیں۔ ان شادیوں میں جنسی جذبے کا عنصر سرے سے موجود نہ تھا۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات پر ایسا اتہام دراصل ان مغربی مورخوں کے اسلام دشمن مشن کا شاخسانہ ہے''۔

جی ڈبلیو لائمر Mohammadanism in Religious Systen.. of the Worlu: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ایسے معاشرے میں باہمت، باکردار اور ہوس سے بالاتر انسان دکھائی دیتے ہیں، جس معاشرے میں نکوکاری، عصمت اور ہوس کاری سے اجتناب کوئی بڑی خوبی نہیں سمجھی جاتی تھی کیونکہ یہ معاشرہ گناہوں کی دلدل میں دھنسا ہوا تھا۔

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حیادار اور شرمیلے انسان تھے۔ ان کی ذات کے ساتھ کوئی سکینڈل ان کی جوانی میں منسوب نہیں کیا جاتا۔ حضرت خدیجہؓ سے شادی کے بعد جب تک ان کی زندگی رہی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوسری شادی تک نہ کی۔ وہ اپنی پہلی بیوی خدیجہ کی خدمت اور محبت سے اتنے سرشار تھے کہ اپنی زندگی کے آخرت دنوں تک بی بی خدیجہ کا ذکر محبت سے کرتے تھے۔

اسی معاشرے میں محمد کی کسی دور میں کوئی باندی یا کنیز نہیں تھی۔ یہ اپنی جگہ ایک ایسی اہم منفرد چونکا دینے والی حقیقت ہے جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پاک دامنی اور پاکیزہ زندگی کا مظہر بن جاتی ہے۔

عورت کو جو تکریم اور عزت محمد نے دی وہ مغربی معاشرے اور دوسرے مذاہب اسے کبھی نہ دے سکے تھے۔

آئرینا میڈیکس Women in Islam(1930): محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جن تین چیزوں کو اپنی پسندیدہ قرار دیا، وہ نماز، خوشبو اور عورت ہیں۔ عورت...... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے قابل احترام تھی۔ اس معاشرے میں جہاں مرد اپنی بیٹیوں کو پیدائش کے وقت زندہ دفن کر دیتے تھے، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہاں عورت کو جینے کا حق دیا۔ عورتوں کے حقوق کا تحفظ جس طرح محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا اس کی مثال دنیا کی پوری قانونی تاریخ میں نہیں ملتی۔

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسلام میں عورت کو وہ درجہ دیا جو آج کے جدید مغربی معاشروں میں بھی اسے حاصل نہیں۔ اسلام میں ایک شادی شدہ مسلم عورت کو آج بھی کسی انگریز عورت سے بہتر قانونی تحفظ حاصل ہے۔ وہ پیدائش، شادی اور موت کی گواہی دے سکتی ہے، اسے تصدیق کا حق حاصل ہے، جو آج کی فرانسیسی عورت کو بھی حاصل نہیں۔

بی اسمتھ Mohammad and Mohammadanism(1874): یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیشتر شادیاں بعض مخصوص حالات کے تحت ہوئیں۔ یہ جذبۂ رحم کا نتیجہ تھیں۔ بیشتر شادیاں ان خواتین سے ہوئیں جو بعض وجوہات اور واقعات کی بنا پر قابل رحم حالت میں تھیں۔ لگ بھگ سب خواتین بیوائیں تھیں جو صاحب ثروت بھی نہیں تھیں اور خوبصورتی میں بھی قابل ذکر نہیں تھیں بلکہ حقیقت یہ تھی کہ وہ بے سہارا تھیں۔

محمد پاکباز اور صالح انسان تھے۔ ان کا دامن ہمیشہ پاک اور بے داغ رہا، حالانکہ اس معاشرے میں عورتیں کھلونا

تھیں اور بے وقعت۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بے وقعت مخلوق کو وقار بخشا۔

البرٹ وایل اور ایملی میکلیلن Transforming Light (1970): ''خدیجہؓ کے بعد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پہلی بیوی ایک ایسی خستہ حال بیوہ تھیں جس کا خاوند جلاوطنی میں انتقال کر گیا تھا۔ اس کے بعد ابوبکرؓ کی شدید درخواست اور خواہش کے تحت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کی صاحبزادی عائشہؓ سے شادی کی۔ ابوبکرؓ نے اسلام کی اتنی خدمت کی تھی اور وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایسے جاں نثار تھے کہ محمد ان کی درخواست نظر انداز نہ کر سکتے تھے۔ عمرؓ کی بھی ایک صاحبزادی تھیں جن کا نام حفصہ تھا۔ اس کا خاوند فوت ہو چکا تھا۔ عمرؓ اس کی دوسری شادی کرنا چاہتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ مزاج کی اتنی تیز تھیں کہ کوئی ان سے شادی کے لئے تیار نہ تھا اور مسلمان انہیں نظر انداز کر دیتے تھے۔ جب حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ اور حضرت ابوبکرؓ سے درخواست کی کہ وہ حفصہؓ سے شادی کر لیں تو انہوں نے بھی یہ درخواست قبول نہ کی۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حفصہؓ سے شادی کر لی۔ ان میں ایک زوجۂ مطہرہ ایسی تھیں کہ اس کے والد کے خلاف لڑائی میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فتح نصیب ہوئی۔ اس قبائل سردار کی بیٹی سے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شادی کر کے پورے قبیلے کی دوستی حاصل کر لی کیونکہ اس شادی کے ذریعہ وہ اس مفتوحہ قبیلے کے رشتے دار بن گئے۔ یوں انہوں نے جہاں اس قبیلے کا وقار قائم رکھا وہاں امن وامان کو بھی مستحکم کر دیا۔ اسی طرح خیبر کی فتح کے بعد بھی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سرداروں میں سے ایک کی بیوہ سے شادی کی اور یہ ثابت کیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان لوگوں کا احترام کرتے اور انہیں اپنا دوست سمجھتے ہیں۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین ایسی درمیانی عمر کی بیواؤں سے شادی کی جن کے پہلے شوہر جہاد میں شہید ہوئے تھے۔ اس کی بھی وجوہات تھیں، یہ بیوائیں مسلمان تھیں اور ان کے رشتے دار جو کافر اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمن تھے، انہوں نے ان بیواؤں کو بھوکے مرنے کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی نادار رشتے دار خاتون سے پچاس برس سے اوپر تھی۔ اس خاتون کا کوئی گھر نہ تھا۔ یوں آپؐ نے حضرت عباسؓ اور عالم اسلام کے نامور جنگی جرنیل خالدؓ بن ولید کے دل جیت لئے جو اس خاتون کے رشتے دار تھے۔ مصر کے عیسائی گورنر نے جو رومی شہنشاہیت کے ماتحت تھا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایک نوجوان کنیز لڑکی بھیجی۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر اس سے شادی کرنے سے انکار کر دیتے تو مصر کی توہین ہوتی اور پھر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے بلند کردار کے حامل تھے کہ وہ کسی کنیز کو رکھنے کے روادار نہ تھے۔ انہیں طبقۂ اناث کے احترام کا جو احساس تھا، اس کا بھی یہی تقاضا تھا کہ وہ اس مصری عیسائی خاتون سے شادی کر لیں''۔ (جاری ہے......

☆☆......☆☆

اعتذار

ماہنامہ وفاق المدارس کے گزشتہ شمارہ نمبر ۳ ماہِ ربیع الاول ۱۴۲۸ھ کے مضمون ''عربی زبان وادب'' میں حضرت محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کے نام کے ساتھ غلطی سے لدھیانوی لکھا گیا ہے، جب کہ صحیح نام ''حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ'' ہے۔ لہٰذا قارئین کرام تصحیح فرمالیں۔ .... [ادارہ]